تعارف اور تبصرے

نام کتاب : ''پاکستان میں غالب شناسی''
مصنفہ : ڈاکٹر شکیل پتافی
ضخامت : ۸۴۰ صفحات
اشاعت اوّل : ۲۰۱۴ء
ناشر : بیکن بکس ملتان، لاہور
مبصر : ڈاکٹر شاہ انجم، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج حیدرآباد (پھلیلی)

زیر تبصرہ کتاب، قیام پاکستان سے لے کر ۲۰۱۳ء تک غالب پر کچھ لکھا گیا، اس کی تاریخ، تنقید اور تجزیے پر مشتمل ہے۔ غالب شناسی کا یہ واقعی کارنامہ پنجاب کے ایک دور افتادہ علاقے راجن پور کے ایک محقق ڈاکٹر شکیل پتافی نے انجام دیا ہے۔

اس وسیع اور ہمہ گیر موضوع پر پنجاب یونیورسٹی نے جناب شکیل پتافی کو سندِ فضیلت عطا کی ہے۔ یہ بھی بتاتے چلیں کہ یہ اہم کام پروفیسر ڈاکٹر محمد فخر الحق نوری کی زیر نگرانی پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے بتایا ہے کہ ان کا یہ کام پاکستان میں ۲۰۰۵ء تک کے ذخیرہ غالبیات پر مشتمل تھا مگر کتابی صورت میں لاتے وقت ۲۰۱۳ء تک اس موضوع پر شائع ہونے والی کتابوں کو بھی اس جائزے میں شریک کر لیا ہے۔

اس کتاب کے مندرجات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے پتا چلتا ہے کہ یہ مقالہ حسب ذیل چھے ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں غالب کے عہد سے لے کر قیام پاکستان تک ''غالب شناسی کی روایت'' بیان کی گئی ہے۔ اس باب کے دو حصے ہیں: پہلا ''غالب شناسی کی روایت'' اور دوسرا ''غالب شکنی کی روایت'' پر مشتمل ہے۔

دوسرا باب: ''ترتیب و تدوین'' کے زیر عنوان ہے۔ اس میں پانچ ذیلی عنوانات کے تحت اردو، فارسی تصانیفِ غالب کی پاکستانی اشاعتوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

تیسرا باب: ''تحقیق و تنقید'' کے زیر عنوان ہے، جس میں غالب پر تحقیقی و تنقیدی کتب کا الگ الگ دو حصوں میں جائزہ لیا گیا ہے۔

باب چہارم کا عنوان ہے: ''ترجمہ وتشریح''۔ اس کے تحت ایک حصے میں تصانیفِ غالب کے جزوی اور کلی منظوم ومنثور تراجم کا جائزہ لیا گیا ہے جب کہ دوسرے حصے میں اردو اور فارسی کلامِ غالب کی شرحوں کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے۔

پانچواں باب: ''متفرقات'' کے نام سے ہے، جو پندرہ حصوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائی آٹھ حصے ''ہم طرح''، تضمین، پیروڈی، مزاح، ناول، ڈرامے، لطائف اور ''نصابی رہنمائی'' کے زیرِعنوان غالبیاتی سرمائے پرمبنی ہیں۔ بقیہ حصوں میں غالب کے حوالے سے جن عنوانات کے تحت جائزے پیش کیے گئے ہیں، اُن میں ''غالب شناسوں پر تحقیق''، ''غالبیات کے ادارے''، ''غالب شناس''، ''کتابوں میں غالب''، ''ادبی جرائد'' (غالب نمبر)، ''قومی اخبارات'' (غالب ایڈیشن) اور ''متفرق مضامین'' (اشاریہ) شامل ہیں۔

کتاب کا آخری باب ''پاکستان میں غالب شناسی کا مستقبل'' ہے۔ جس میں چار ذیلی عنوانات کے تحت پاکستان میں غالب شناسی کے امکانات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب کے آغاز میں مقالہ نگار کے جامع دیباچے کے علاوہ آخر میں مفصل فہرستِ ماخذ ومصادر بھی فراہم کی گئی ہے، نیز ہر باب کے آخر میں اصول تحقیق کے مطابق حوالے اور حواشی کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔

فاضل مقالہ نگار نے اپنے دیباچے میں بتایا ہے کہ انھوں نے دوہزار سے زائد مضامین اور ساڑھے پانچ سو سے زائد کتابوں کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے کس دشواری سے ''اس سمندر کو کوزے'' میں بند کیا ہے۔

بلاشبہ اس وسیع اور ہمہ جہت موضوع کو جس محنت، شوق اور لگن کے ساتھ زیرِتبصرہ کتاب میں ڈاکٹر شکیل پتافی نے نہ صرف کام یابی کے ساتھ سمیٹا ہے بلکہ نہایت سلیقے سے پیش بھی کیا ہے، جس کے لیے وہ یقیناً تحسین کے مستحق ہیں۔

پاکستان میں غالبیات کے حوالے سے شاید ہی کوئی قابلِ ذکر مواد ڈاکر صاحب کی دسترس سے باہر رہا ہو۔ چنانچہ اسی حوالے سے آپ کی دیدہ وری اور تیز نگاہی کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے بجا فرمایا ہے کہ:

" No Research, Driticism, Translation, Compilation, Annotation, or Commentry written about Ghalib in Pakistan after Independence has escaped his watchful eyes.

الغرض یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ ڈاکٹر شکیل پتافی نے پاکستان کی ''غالبیاتی تاریخ'' کو یکجا کر کے واقعی قابلِ قدر کارنامہ انجام دیا ہے۔